۱۳۳واں باب

دشمنانِ دین کے ساتھ آدابِ جنگ

سُوْرَةُ مُحَمَّد / سُوْرَةُ قِتَال [۴۷ : ۲۶ حٰم]

۱۶۰ فریقین کی نظریاتی شناخت

۱۶۲ ابتدائی جنگی ہدایات

۱۶۴ اللہ کی مدد اور رہنمائی کا وعدہ کیا گیا ہے۔

مکے سے محمد ﷺ کو نکالنے والے مشرکین مکہ مویشیوں کی طرح ہیں

۱۶۶ حق و باطل کی اس کشمکش میں حق کا جھنڈا اُٹھائے اہلِ ایمان

۱۶۹ قتال کی آیات پر منافقین کی کیفیات

۱۷۱ منافقین کو شیطان نے امیدیں دلائی ہیں، اُن کو ہماری آیات سے چڑ ہے

۱۷۳ ایمان کی آزمایش لازمی ہے اور اللہ نفاق کا راز فاش کر کے رہے گا

۱۷۴ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۷۵ دشمنوں کے سامنے صلح کی پیشکش کر کے کمزوری کا اظہار نہ کرو

مسلمانوں کو انفاق فی سبیل اللہ کی دعوت

۱۷۶ مسلمانوں کو بخل اور بزدلی سے بچنے کی ہدایت

۱۳۳واں باب

دشمنانِ دین کے ساتھ آدابِ جنگ

مدینے میں جو کچھ حالات ہیں اور اطراف و جوانب کی طاقتیں جس نظر سے اِس نئی ادارہ جاتی صف بندی کے ساتھ اُبھرتی طاقت کو دیکھ رہی ہیں وہ اِس کتاب کے پچھلے ابواب میں تفصیل سے بیان کر دی گئی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ پوری جاں فشانی اور محنت کے ساتھ حکومت کو منظم کرنے کے علاوہ اپنی ٹیم کی اخلاقی اور جذباتی تربیت بھی فرما رہے ہیں۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ پچھلی سُوْرَۃُ الْحَجّ ﴿۳۹﴾ میں ان کو جنگ کی اجازت دی، اور پھر سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ ﴿۱۹۰﴾ میں اس کا حکم دے دیا گیا تھا۔

- اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ ﴿۳۹﴾ سُوْرَۃُ الْحَجّ
  جنگ و قتال کی اجازت دے دی گئی کیوں کہ وہ اُن کے ہاتھوں ظلم کا شکار ہوئے اور جان لیا جائے کہ اللہ یقیناً اِن کی مدد پر قادر ہے
- وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ ﴿۱۹۰﴾ اور تم اللہ کے لیے اُن لوگوں سے جنگ کرو، جو تم سے آمادۂ جنگ ہیں، مگر زیادتی نہ کرنا کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

جنگ کے آداب اور یقینی اختتام کی اب تک تفصیل نہیں آئی تھی۔ اب ضروری ہو گیا ہے کہ کسی بھی معرکے سے قبل جنگ کی تعلیم و احکامات سامنے آجائیں۔ اب سُوْرَۃُ مُحَمَّد میں یہ امور نازل ہو رہے ہیں۔

۱۰۵: سُوْرَۃُ مُحَمَّد / سُوْرَۃُ قِتَال [۴۷: ۲۶ حٰم] [۱۰۵ ویں بہ اعتبارِ نزولی، ۴۷ ویں ترتیبِ توقیفی]

فریقین کی نظریاتی شناخت

اس سورۃ میں آپ ﷺ کا نام لے کر آپؐ کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔ اللہ ربُ العالمین کی جانب سے یہ آپؐ کے لیے اعزاز ہے اور آپؐ سے محبت کرنے والوں کے لیے بھی، تلاوتِ قرآن کے دوران آپؐ کا نامِ نامی زبان پر آنا کیف و سرور کا باعث بنتا ہے۔ علاوہ ازایں اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ کا یہ اعلان بھی ہے کہ سابق

اہلِ کتاب کے لیے خاتم النبیین رسول اللہ [ﷺ] پر ایمان لانا بھی لازمی ہے۔اس سورۃ کو سورہ قتال بھی کہا گیا کہ اِس میں انتہائی واضح الفاظ میں دشمنان دین کو میدانِ جنگ میں قتل کر دینے کا حکم دیا گیا ہے، خواہ زمین کو ایٹم بمز اور بایولوجیکل وار سے انسانوں کے لیے نا قابل رہائش و قیام بنانے والے دشمنان دین و ایمان کو کتنا ہی نا گوار کیوں نہ ہو، آیہ مبارکہ بڑی ہی مبنی بر حق ہے۔ہمارے نبی ﷺ، نبی ملاحم بن کر آئے تھے۔تاکہ دنیا سے فساد ختم کر دیں۔اس سورہ کا موضوع اہل ایمان کو جنگ کے لیے تیار کرنا اور اس مقصد کے لیے اُن کو ابتدائی ہدایات دینا تھا۔پہلی بات جو یہ سورہ واضح کرتی ہے وہ یہ ہے کہ فریقین کی نظریاتی شناخت ہو جائے:

۱. ایک انکاری اور اللہ کے راستے میں سدِ راہ بن کر کھڑا ہے، محمد ﷺ کو مکے سے نکالنے والا۔

۲. دوسرا حق کو مان گیا ہے محمد ﷺ کے ساتھ نکلنے والے مہاجر اور آپؐ کو پناہ دینے والے انصار۔

اب خالق و مالک کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ منکرین کے اعمال کو ضائع کر دے گا، اَضَلَّ اَعۡمَالَهُمۡ یعنی حق کے خلاف جدوجہد ہی کو نہیں، اُن کی تمام نیکیوں کو بھی رائیگاں کر رہا ہے، کوئی اجر نہ پائیں گی۔جب کہ اللہ اہلِ ایمان کے حالات درست کر دے گا اور خطاؤں کو بھی معاف کر دے گا۔

تفہیم القرآن میں صَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ کی تشریح میں ایک بڑا گہرا اور عمدہ نکتہ اُٹھایا گیا ہے کہ:'ہر کافر معاشرہ خدا کے راستے میں ایک سنگ گراں ہے، کیوں کہ وہ اپنی تعلیم و تربیت سے، اپنے اجتماعی نظام اور رسم و رواج سے، اور اپنے تعصبات سے دین حق کے پھیلنے میں شدید رکاوٹیں ڈالتا ہے۔'اگر مودودیؒ کی یہ بات صحیح مان لی جائے، تو بے لاگ اور سچی ترین بات یہ ہے کہ آج [سنہ ۲۰۲۰ء میں] سعودیہ سے لے کر پاکستان تک اور یہاں سے ملائیشیا تک سارے مسلمانوں کے معاشرے اور اُن کے تمام ادارے اللہ کے دین کے راستے میں ایک نہیں درجنوں بڑے بڑے سنگ گراں ہی نہیں، سلسلہ کوہِ ہمالیہ سے بلند تر نا قابلِ عبور پہاڑ ہیں۔کجا ماند مسلمانی؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعۡمَالَهُمۡ ﴿۱﴾ وَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ‌ۙ كَفَّرَ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَ اَصۡلَحَ بَالَهُمۡ ﴿۲﴾

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا، اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔اس کے برخلاف جو لوگ ایمان لائے اور پھر نیک اعمال کیے اور اُس چیز کو یعنی قرآن مجید کو مان لیا جو محمدؐ پر نازل ہوا ہے اور ان کے رب کی طرف سے وہی عین حق ہے۔اللہ نے اُن سے برائیوں کو نکال دیا اور اُن کا

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿۳﴾	حال درست کر دیا انکار کرنے والوں نے باطل کی پیروی کی اور ایمان لانے والوں نے اس حق کی پیروی کی جوان کے رب کی طرف سے آیا ہے۔اس طرح اللہ انسانوں کے مراتب متعین کرتا ہے

محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] انسانوں کو اللہ کے عطا کردہ دین کو نافذ کرنے کے لیے مامور کیے گئے ہیں۔ جن لوگوں نے اِس دعوت کی مخالفت کی، انھوں نے در حقیقت اللہ کا اور اُس کے دین کا کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا، اللہ نے ان کے تمام نیک اعمال بے وزن کر کے ضائع کر دیے ○ اس کے بر خلاف جو لوگ ایمان لائے اور پھر نیک اعمال کیے اور اُس چیز کو یعنی قرآن مجید کو مان لیا جو محمدؐ پر نازل ہوا ہے اور وہی حق ہے ان کے رب کی طرف سے۔ اللہ نے اُن کے گناہ معاف کر دیے اور اُن کی شخصیت سے برائیوں کو نکال دیا اور اُس کی تعمیرِ نو کے بعد اُن کا حال درست کر دیا ○ مخالفینِ حق کے نیک اعمال بھی برباد اور ایمان والوں کی برائیاں بھی معاف! .... یہ اس لیے کہ دینِ اسلام کا انکار کرنے والوں نے ہوائے نفس کے زیرِ اثر دنیا کے لالچ میں باطل کی پیروی کی جب کہ آخرت کا یقین کر کے اور اپنے خالق کو پہچان کر ایمان لانے والوں نے اس حق کی پیروی کی جوان کے رب کی طرف سے آیا ہے۔ اس طرح اللہ، انسانوں کے درمیان اُن کے مراتب متعین کرتا ہے ○

ابتدائی جنگی ہدایات

بہت واضح ہدایت ہے کہ [تیرہ برس اِن کے ساتھ نرمی برتی گئی ہے، اب] نرمی کی کوئی گنجایش نہیں، دل کھول کر اِن کی گردنیں اُڑاؤ، کوئی دوستی، کوئی رشتہ داری اور کوئی ترحم آڑے نہ آئے، جب یہ کچل جائیں اور اِس قابل نہ رہیں کہ آئندہ کبھی حملہ کر سکیں، تب ہی اِن کی جان چھوڑی جاسکتی ہے، قیدی بنانے میں جلدی نہ کرنا۔

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا	پس جب ان کافروں سے تمھاری مڈ بھیڑ ہو تو
فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ	اِن کی گردنیں اُڑانا ہی کام ہے،
حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ	یہاں تک کہ جب تم ان کو خوب کچل ڈالو
فَشُدُّوا الْوَثَاقَ	تب قیدیوں کو مضبوطی سے باندھو

فَاِمَّا مَنًّۢا بَعۡدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الۡحَرۡبُ اَوۡزَارَهَا

اس کے بعد چاہے احسان کرو یا فدیہ لے کر چھوڑ دو، تا آنکہ جنگ خود ہتھیار ڈال دے۔

ذٰلِكَ ؕ وَ لَوۡ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانۡتَصَرَ مِنۡهُمۡ وَ لٰكِنۡ لِّیَبۡلُوَا۟ بَعۡضَكُمۡ بِبَعۡضٍ ؕ وَ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ فَلَنۡ یُّضِلَّ اَعۡمَالَهُمۡ ﴿۴﴾ سَیَهۡدِیۡهِمۡ وَ یُصۡلِحُ بَالَهُمۡ ﴿۵﴾

یہ حکم ہے، اگر اللہ چاہتا تو خود ہی اِن سے انتقام لے لیتا، تا کہ ایک کو دوسرے سے آزمائے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیے گئے ہیں اللہ ان کے اعمال کو ہر گز ضائع نہ کرے گا وہ ان کی رہ نمائی فرمائے گا، ان کا حال درست کر دے گا۔

پس جب ان دشمنانِ دین کافروں سے تمھاری مُڈبھیڑ ہو تو بے محابا اِن کی گردنیں اُڑانا ہی اوّلین کام ہے، یہاں تک کہ جب تم ان کو اِس طور خوب کچل ڈالو کہ اِن کے پھر سر اُٹھانے کا کوئی امکان نہ رہے تب گرفتاریوں کی اجازت ہے، قیدیوں کو مضبوطی سے باندھو، اس کے بعد چاہے احسان کر کے رہا کرو یا فدیہ لے کر چھوڑ دو، تا آنکہ جنگ خود ہتھیار ڈال دے۔ یہ حکم ہے، اگر اللہ چاہتا تو خود ہی اِن دشمنانِ دین سے اِن کی سازشوں اور حرکتوں کا انتقام لے لیتا، مگر تمھارے ہاتھوں اِن کو کچلوانے کی راہ اللہ نے اس لیے اختیار کی ہے تا کہ اہلِ حق اور اہلِ باطل کے درمیان قتال کے ذریعے ایک کو دوسرے سے آزمائے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیے گئے ہیں اللہ ان کے اعمال کو ہر گز ضائع نہ کرے گا ○ وہ ان کی رضائے اِلٰہی اور ہمیشگی کی جنتوں کی جانب رہنمائی فرمائے گا، اُن کا اور اُن کے پیچھے رہ جانے والوں کا حال درست کر دے گا ○

قوانین جنگ کے بارے میں قرآن مجید کی یہ پہلی آیہ مبارکہ ہے۔ سادہ سا مطلب یہ ضرور ہے کہ جنگ میں قید ہونے والوں کو قتل نہ کیا جائے بلکہ یا تو بطرزِ احسان بغیر کسی شرط اور جرمانے کے یوں ہی رہا کر دیا جائے یا پھر فدیہ لے کر، تاہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِس ضابطے کو آنے والی جنگوں سے پیدا ہونے والے مختلف حالات میں مختلف صورتوں سے نبٹنے کے لیے استعمال کر کے دکھایا ہے، جن سے استثنائی صورتوں میں قتل کی گنجایش سے لے کر عزت کے ساتھ رہا کر کے رخصت کرنے کی نظیر بھی ہے۔ یوں جنگی قیدیوں کے لیے ایک ایسا دفترِ ضوابط تیار ہو گیا ہے جس میں اس اِشو (issue) کے مختلف النوع مسائل کا مناسب حل موجود ہے۔ مصنف کے پیشِ نظر بنیادی طور پر 'کاروانِ نبوت' تفسیر کی کتاب نہیں بلکہ حیاتِ طیبہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اس طور بیان کرنے کی

ایک کوشش ہے جس میں نزولِ قرآن اور سیرت کے ربط و تعلق کو دیکھا جاسکے، چناں چہ عمیق تفسیری اور فقہی مباحث اس کتاب کے متعین دائرے سے باہر ہیں، جو قارئین اِن کی معلومات میں دل چسپی رکھتے ہیں اُنھیں احکام القرآن پر دیگر کتب کو دیکھنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

اللہ کی مدد اور رہنمائی کا وعدہ کیا گیا ہے۔

غلبہ دین کی جدوجہد میں اُٹھنے والے جب تک قرآن مجید اور سنتِ رسول اللہؐ کی پیروی کریں گے اور باطل سے مرعوب ہو کر اُن کے میدانوں میں اُن کے طریقے دین پر نہیں آزمائیں گے، قرآن کا حتمی وعدہ ہے کہ اللہ اُن کی مدد کرے گا۔ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ۔

وَ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿٧﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿٨﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾

اور اُن کو اُس جنت میں داخل کرے گا جس کو پہچاننے کا وہ اُن کے لیے اہتمام کر چکا ہے ○ اے ایمان والو، اگر تم اللہ کی نصرت کرو گے تو وہ تمھاری نصرت کرے گا اور تمھیں ثابت قدمی عطا کرے گا ○ رہے وہ لوگ جنھوں نے انکار کیا ہے، تو ان کی ہلاکت ہے، اور اللہ نے اُن کی سعی وجہد کو رائیگاں کر دیا ہے ○ کیوں کہ انھوں نے اُس چیز [قرآن] سے کراہیت کا اظہار کیا ہے جو اللہ کی نازل کردہ ہے، لہٰذا اللہ نے ان کے اعمال کو بھی بے وزن کر دیا ہے ○

اور اُن کو اُس جنت میں داخل کرے گا جس کو پہچاننے کا وہ اُن کے لیے قرآن مجید میں جا بجا جنت کے تذکروں سے اہتمام کر چکا ہے۔ اے ایمان والو، اگر تم اللہ کے دین کی نصرت کرو گے تو وہ غلبہ دین کے اِس بھاری کام میں ضرور تمھاری نصرت کرے گا اور مخالفین و مشرکین کے مقابلے میں تمھیں ثابت قدمی عطا کرے گا ○ رہے وہ مخالفین لوگ جنھوں نے محمدؐ کی دعوت کا انکار کیا ہے، تو انتظار کرو ان کی ہلاکت کا جو مقدر ہے، اور اللہ نے اُن کی مخالفانہ سعی وجہد کو رائیگاں کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے ○ کیوں کہ انھوں نے اُس چیز [قرآن] سے کراھیت کا اظہار کیا ہے جو اللہ کی نازل کردہ ہے اور جاہلی زندگی کے نظریات اور رسم و رواج پر قایم رہنا پسند کیا، پس اللہ نے ان کے تمام نیک اعمال کو بھی بے وزن کر دیا ہے ○

کیا سردارانِ قریش نے اوراِن علمائے یہود نے قریبی ممالک کی سیّاحی کے دوران تباہ شدہ بستیوں کو نہیں دیکھا کہ جان سکتے کہ اللہ سے اوراُس کے رسولوں سے بغاوت کے نتیجے میں قومیں کس طرح آثارِ قدیمہ بنادی جاتی ہیں۔ سارے مومنین کا اس ساری کشمکش میں ہی نہیں زندگی کے ہر معرکے میں اللہ ہی مولا [حامی وناصر] ہوتا ہے اور جو اللہ کے علاوہ کسی دوسری ہستی، طاقت یا جعلی معبودوں کو اپنا مولا کہتے ہیں در حقیقت اُن کا کوئی مولا نہیں ہے۔

اَفَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَیَنۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ؕ دَمَّرَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ ۫ وَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ اَمۡثَالُہَا ﴿۱۰﴾ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوۡلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ اَنَّ الۡکٰفِرِیۡنَ لَا مَوۡلٰی لَہُمۡ ﴿۱۱﴾	کیالوگ زمین میں چلے پھرے نہ تھے کہ اُن لوگوں کے انجام سے سبق حاصل کرتے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ اللہ نے اُن کا سب کچھ پاپال کر دیا، اور ایسی ہی ایک تمثیل اِن کا مقدر ہے ○ ایسا اس لیے کہ اللہ ایمان والوں کا حامی و ناصر ہے اور بے شک کافروں کا کوئی حامی و ناصر نہیں ○ ۱۷

۱۷

کیا انکار و مخالفت میں پیش پیش لوگ زمین کے طول و عرض میں چلے پھرے نہ تھے کہ اُن برباد قوموں کے لوگوں کے انجام سے سبق حاصل کرتے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ اللہ نے اُن کی ساری شان وشوکت اور اُن کا سرمایہ فخر وحیات سب کچھ پامال کر دیا، اور ایسی ہی ایک بربادی کی تمثیل بن جانا اِن کا مقدر ہے ○ ایسا اس لیے ہوگا کہ اللہ ایمان والوں کا مولا [حامی وناصر] ہے اور کافروں کا کوئی مولا [حامی وناصر] نہیں ○ ۱۷

مکے سے محمد ﷺ کو نکالنے والے، دنیا کے تمام جاہلوں کی طرح ہیں، جو مویشیوں کی طرح چرنے اور جگالی کرنے میں لگے رہتے ہیں، نہ کوئی شرم وحیا اور اخلاقیات ہیں، نہ کوئی شعورِ ذات اور نہ خوفِ آخرت۔

اِنَّ اللّٰہَ یُدۡخِلُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یَتَمَتَّعُوۡنَ وَ یَاۡکُلُوۡنَ کَمَا تَاۡکُلُ الۡاَنۡعَامُ وَ النَّارُ مَثۡوًی لَّہُمۡ ﴿۱۲﴾ وَ کَاَیِّنۡ مِّنۡ قَرۡیَۃٍ ہِیَ اَشَدُّ قُوَّۃً مِّنۡ قَرۡیَتِکَ الَّتِیۡۤ اَخۡرَجَتۡکَ ۚ اَہۡلَکۡنٰہُمۡ فَلَا نَاصِرَ لَہُمۡ ﴿۱۳﴾	بے شک اللہ ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والے لوگوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ انکار کرنے والے دنیا کے مزے لوٹ رہے ہیں، اور جیسے مویشی کھاتے ہیں، اُس طرح کھانے پر لگے ہیں اور آتشِ دوزخ اِن کی منزل ہے ○ اور کتنی ہی بستیوں کو جو تمھاری اِس بستی سے زیادہ طاقت والی تھیں جس سے تمھیں نکالا گیا ہے، ہلاک کیا تو کوئی ان کو بچانے والا نہ تھا ○

بے شک اللہ ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والے لوگوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، اور اِن انعامات سے غافل محمدؐ کی دعوت کا انکار کرنے والے تو بس حیاتِ دنیا کے مزے لوٹ رہے ہیں، اور جیسے مویشی کھاتے ہیں، اُس طرح کھانے پینے پر جُتے ہوئے ہیں اور بالآخر آتشِ دوزخ اِن کی منزل ہے ○ اے نبیؐ جب ہم نے، کتنی بستیوں کو جو تمھاری اس بستی سے زیادہ شان و شوکت اور طاقت والی تھیں جس سے تمھیں نکالا گیا ہے، ہلاک کیا تو کوئی ان کو بچانے والا تک نہ تھا ○

اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ كَمَنۡ زُيِّنَ لَهٗ سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ وَ اتَّبَعُوۡۤا اَهۡوَآءَهُمۡ ﴿۱۴﴾

کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے ایک محکم دلیل پر قایم ہو، وہ اس شخص کی مانند ہے جس کے لیے اس کی بد عملی خوشنما بنادی گئی ہو اور جو اپنی خواہشات کی اتباع میں لگ گئے ہوں ! ○

کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے ایک محکم دلیل پر قایم ہو، وہ اس شخص کی مانند ہے جس کے لیے اس کی بد عملی اُس کی نگاہوں میں خوشنما بنادی گئی ہو اور اُن لوگوں کی مانند جو اپنی نفسانی خواہشات کی اتباع میں لگ گئے ہوں!

حق و باطل کی اس کشمکش میں حق کا جھنڈا اُٹھائے اہلِ ایمان

مدینے کی اسلامی ریاست کے معماروں اور چہار جانب دشمنانِ دین کے درمیان جو اعصابی کشمکش جاری ہے اور محسوس کیا جاسکتا ہے کہ ایک خوں ریز جنگ دو فریقوں کے درمیان جلد چھڑا چاہتی ہے۔ فریقین کی اللہ کی نظروں میں جو قدر و قیمت ہے اور جو دنیا اور آخرت میں اِن دونوں کا انجام ہونا ہے، وہ اس سورہ مبارکہ کے آغاز سے زیرِ بحث ہے۔ کچھ امور بیان کرکے کہا جارہا ہے کہ آسانی سے سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ آخر یہ کیسے ممکن ہے کہ معمارانِ ریاستِ مدینہ جو اللہ کے رسول کے فرماں بردار، اللہ کے متقی بندے ہیں اور وہ جو دشمنِ دین و ایماں ہیں، برابر قرار پائیں! ساری کائنات کا بشمول اِن دونوں گروہوں کا پیدا کرنے والا کہہ رہا ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں جگہوں پر ان کی زندگیاں ایک جیسی ہو ہی نہیں سکتی ہیں۔

آخرت میں جن جنتوں میں اہلِ ایمان کو رکھا جائے گا وہاں تو صاف و شفاف، ہر آلایش سے پاک پانی کی نہریں جاری ہوں گی، دودھ کی نہریں ہوں گی جن کا دودھ مویشیوں کے پیٹ سے نہیں زمین سے پھوٹنے والے چشموں سے برآمد ہوگا، اسی طرح شراب ہوگی جو پھلوں کو سڑانے اور خمیر کرنے سے نہیں بلکہ چشموں سے اُبلے گی، نہ دماغ کو معطل کرے گی اور نہ ہی نشہ آور ہوگی، ایک لذت و سرور کا خزانہ ہوگی، اسی طرح شہد کی نہروں میں جاری

شہد، مکھیوں کے پیٹ سے نہیں نکلا ہو گا بلکہ وہ بھی اللہ کی قدرت و عطا سے زمین کے چشموں سے جاری ہو گا۔ اور اِن سب سے بڑھ کر اِن کی تمام خطاؤں پر اللہ کی مغفرت کا سایہ ہو جائے گا۔ دودھ، شراب اور شہد کی اِن نہروں کے زمین سے نکلنے کی اطلاع اُس نے دی ہے جس کے سینے پر جبرئیل امین نے سُوْرَةُ مُحَمَّد کو پیش کیا تھا۔ ایک طرف یہ ہیں اور دوسری جانب جہنم میں پینے کے لیے ایسا کھولتا ہوا پانی پانے والے ہیں، جو آنتوں کو کاٹ دے گا۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾

متقیوں کے لیے، جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی مثال یہ ہے کہ اس میں نہریں ہیں ایسے تازہ و صاف پانی کی نہریں، جو کسی بو سے متغیر نہیں ہوا، اور ایسے دودھ کی نہریں، جس کے مزے میں ذرا فرق نہ آیا ہو گا، اور ایسی شراب کی نہریں، جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہو گی، اور نہریں بہ رہی ہوں گی صاف شفاف شہد کی۔ اور اُس میں ان کے لیے ہر طرح کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے گناہوں اور کوتاہیوں پر مغفرت بھی۔ کیا جنتی اُن لوگوں کی مانند ہو سکتا ہے جو ہمیشگی کے لیے جہنم رسید ہو اور جنھیں از حد گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو کاٹ کر رکھ دے گا؟

یہود اور منافقین اپنے نفس اور خواہشات کی بندگی کے باعث قرآنِ کریم کی واضح آیات کو بھی نہیں سمجھ پاتے تھے۔

وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ ۚ حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَا ذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّ اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾

ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو توجہ سے تمھاری بات سننے کی کوشش کرتے ہیں یہاں تک کہ جب تمھارے پاس سے اُٹھ کر جاتے ہیں تو علم والوں سے پوچھتے ہیں کہ انھوں نے ابھی کیا بات کہی؟ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے سربمہر کر دیا ہے، یہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں وہ لوگ جنھوں نے ہدایت پائی، اللہ اُن کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور انھیں تقویٰ کا حصہ عطا فرماتا ہے ○

ان مخالفین میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو توجہ سے مگر محض حالات سے آگاہ رہنے اور اعتراض اُٹھانے کی غرض سے تمھاری بات سننے کی کوشش کرتے ہیں یہاں تک کہ جب تمھارے پاس سے اُٹھ کر جاتے ہیں تو علم والوں سے پوچھتے ہیں کہ انھوں نے ابھی کیا بات کہی؟ جان لیا جائے کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے اِن کی پیہم عداوت و مخالفت کے سبب آیات کو سمجھنے کے لیے سربمہر کر دیا ہے، دلیل کے مقابلے میں یہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں ○ اِن متذکرہ بدنصیب لوگوں کے مقابلے میں وہ لوگ جنھوں نے خواہشات اور مفادات کے مطالبوں کو نظرانداز کرکے ہماری آیات میں بیان کردہ دلیل کو سننے کی کوشش کی اور ہدایت پائی، اللہ ان کو اور زیادہ ہدایت یابی کی توفیق دیتا ہے اور انھیں اہلِ ایمان کے درمیان تقوٰی کا حصہ بقدرِ استحقاق عطا فرماتا ہے ○

سورۂ زیرِ مطالعہ بنیادی طور پر قتال کے بارے میں ہے، ابتدا میں جنگ سے متعلق ہدایات دے کر لڑنے والے بظاہر دونوں گروہوں؛ اہلِ ایمان اور قریش کا تقابل کرتی آئی ہے، بلاشبہ فوری طور پر جن سے میدان جنگ میں تلواروں کا مقابلہ ہے وہ قریش ہی ہیں لیکن ایک گرم جنگ کے ساتھ سرد جنگ منافقین اور یہود سے بھی ہے، گزشتہ آیات کی وہ تمام تنبیہات اور تنقیص جو اہلِ ایمان کے فریقِ مخالف پر بظاہر فٹ نظر آتی ہیں وہ اِن یہود و منافقین کے لیے بھی ہیں۔ گزشتہ آیت تو ہے ہی منافقین کے بارے میں کہ معمولاً مدینے میں مسجدِ نبوی میں آکر قرآن سننے کا موقع اہلِ ایمان کے ساتھ قریش اور یہود کو نہیں بلکہ منافقین کو حاصل تھا۔ اُن کے قرآن جیسے آسان بیان کو نہ سمجھنے کی ایک وجہ تو اُن کی نفس اور خواہشات کی بندگی ہے دوسری یہ کہ مخالفت برائے مخالفت نے اُن کی نفسیات کو، افتادِ طبع کو اِس قابل نہیں چھوڑا کہ وہ قرآن کو سمجھ پاتے۔ صرف اتنا ہی نہیں اگر سمجھ بھی پاتے تو شرارتاً یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ نعوذ باللہ قرآن ناقابلِ فہم ہے، کہتے 'ذرا بتاؤ کہ کیا کہا جارہا ہے؟'۔

فَهَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ بَغۡتَةً‌ ۚ فَقَدۡ جَآءَ اَشۡرَاطُهَا ‌ۚ فَاَنّٰى لَهُمۡ اِذَا جَآءَتۡهُمۡ ذِكۡرٰىهُمۡ ﴿۱۸﴾ فَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسۡتَغۡفِرۡ لِذَنۡۢبِكَ وَ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ‌ ؕ وَ اللّٰهُ يَعۡلَمُ مُتَقَلَّبَكُمۡ وَمَثۡوٰٮكُمۡ ﴿۱۹﴾

۲۶

پھر کیا یہ لوگ اِس کے منتظر ہیں کہ اچانک قیامت اِن پر آجائے! پس، اس کی علامات تو ظاہر ہو چکی ہیں؛ جب وہ خود آہی جائے گی تو نصیحت قبول کرنے کا موقع کہاں باقی رہ جائے گا! ○ پس اے نبیؐ، جان رکھو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں لہٰذا اپنی اور اہلِ ایمان مردوں اور عورتوں کی خطاؤں پر معافی طلب کرتے رہو۔ اللہ تمھاری دوڑ دھوپ سے خوب آگاہ ہے اور تمھارے ٹھکانے سے بھی واقف ہے ○ ۲۶

اِن ہٹ دھرموں کا معاملہ یہ ہے کہ یہ کچھ سوچنے سمجھنے کے لیے تیّار نہیں ہیں، پھر کیا یہ لوگ اِس کے منتظر ہیں کہ اچانک قیامت اِن پر آجائے! انھیں معلوم ہو کہ آخری نبیؐ کی آمد ہی قربِ قیامت کی نشانی ہے پس اس کی علامات تو ظاہر ہو چکی ہیں؛ مگر سوچیں تو سہی کہ جب وہ خود آہی جائے گی تو قیامت کے دن پر اور مالک یوم الدین پر ایمان لانے کی نصیحت قبول کرنے کا موقع کہاں باقی رہ جائے گا! پس اے نبیؐ، انکاریوں کی جانب سے دعوت کی ناقدری پر کبیدہ خاطر نہ ہونا، جان رکھو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پس اپنی اور اپنے پیچھے چلنے والے راہِ حق کے اہلِ ایمان مَردوں اور عورتوں کی خطاؤں پر اللہ سے معافی طلب کرتے رہو۔ کہ ہر دم استغفار کرتے رہنا غلبہ دیں کے علم برداروں کا شیوہ ہے۔ اے نبیؐ، شاباش ہو تم کو اور تمھارے رفقائے کار کو اللہ حق و باطل کی اس کشمکش میں تمھاری دوڑ دھوپ سے خوب آگاہ ہے اور تمھارے ٹھکانے سے بھی ۝ ۲۶

قتال کی آیات پر منافقین کی کیفیات

اگلی آیہ میں منافقین کی دوغلی سوچ کا راز فاش کیا گیا ہے، یہ اس لیے ضروری تھا کہ آنے والے دنوں میں عملی اقدام اُٹھایا جانا ہے، اہلِ ایمان کو اپنی صفوں میں آستین میں چھپے کیڑوں کو جاننا ضروری ہے، جب عملی اقدام ہو گا تو اِس آیہ کی روشنی میں اللہ کا رسول اور اُس کے مخلصین پہچان لیں گے کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سُوْرَةُ مُحَمَّد میں اَلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ کے الفاظ سے کیا ہے۔ غور فرمایے کہ پوری سورۃ تو اپنے آغاز سے صرف دو گروہوں کو پکارتی ہے اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا......اور........ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا، مگر یہ تیسرا گروہ؟ در حقیقت یہ پہلے گروہ کا ایک طفیلی اور ذیلی گروہ ہے، یہ پانچواں کالم منافقین کا ہے۔ غزوہ بدر میں جاتے وقت جب رسول اللہ ﷺ اپنے رفقاء کی آزمایش کریں گے، جیسے طالوت نے کی تھی تو ان کی پول کھل جائے گی۔

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ لَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّ ذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾

اور ایمان لانے والے کہتے تھے کہ ایسی کوئی سورت کیوں نہیں نازل کی گئی مگر جب واضح الفاظ میں قتال کا حکم لیے ایک سورت نازل کر دی گئی تو تم دیکھتے ہو کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ تم کو یوں تک رہے ہیں جیسے عالمِ نزع میں ہوں۔ تف ہے اِن پر! ۝

اور ایمان لانے والے کہتے تھے کہ ایسی کوئی سورت کیوں نہیں نازل کی گئی جس میں قتال کا حکم دیا جائے مگر جب اس معاملے پر واضح الفاظ میں قتال کا حکم لیے ایک سورت نازل کر دی گئی تو تم دیکھتے ہو کہ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ تم کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے یوں تک رہے ہیں جیسے عالمِ نزع میں ہوں۔ تف ہے اِن بدبختوں پر!

آگے فرمایا جارہا ہے کہ ایک مومن کے لیے اللہ کا اور اُس کے رسولؐ کا کلام سننے کے بعد اور کوئی راہ نہیں کہ وہ صدقِ دل سے سمعنا و اطعنا کہے۔ اللہ اور اُس کے رسولؐ کی بات سن کر نافرمانی اور ناپسندیدگی کے سبب منافقین پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے اور وہ حق کو سننے سمجھنے اور اُس پر چلنے کے لیے گویا اندھے اور بہرے بنا دیے جاتے ہیں، اُن سے اب سوائے اس کے اور کیا توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ جاہلیت کی جانب پلٹ جائیں اور جس طرح پہلے فساد مچاتے اور قطع رحمی کرتے تھے، اُسی طرح پھر اُسی کام میں لگ جائیں۔ قرآن کے اِس بیان پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اُس نے جاہلیت کی سب سے بڑی خرابی فساد اور قطع رحمی کو گردانا ہے۔ اللہ کے نبیوں نے اپنی امتوں سے جو عہد لیے ہیں اُس میں ہمیشہ قطع رحمی سے باز رہنے کی شق شامل رہی ہے۔

اے، جنگ کا حکم سن کر لرزنے اور کانپنے والو!

طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾

اطاعت اور معروف بات۔ پس جب قطعی حکم دے دیا گیا ہے تو اُن کے لیے کیا ہی اچھا ہوتا اگر اس وقت وہ اللہ سے اپنے عہد میں سچے پائے جاتے ○ اور تم سے اب اس کے سوا کیا اور توقع کی جاسکتی ہے کہ اگر تم منہ پھیر لو تو زمین میں فساد برپا کرنے اور رحم کے رشتوں کو قطع کرنے میں لگ جاؤ!! ○ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار برسی ہے، پس اِنھیں بہرا بنا دیا گیا ہے اور اِن کی آنکھوں کو بے نور کر دیا ہے ○ کیا یہ قرآن میں غور نہیں کرتے، یا اِن کے دل تالا بند ہیں ○

کاش اِن نادانوں کی سمجھ میں آتا کہ رسول کی غیر مشروط اطاعت کا اقرار اور معروف بات کہنا ہی مومنین کے

لیے مناسب ہیں۔ پس جب قتال کا قطعی حکم دے دیا گیا ہے تو چہروں سے عیاں قلوب کے اطمینان کا اظہار ہی دعویٰ ایمان کی صداقت کی کسوٹی بنی ہے اُن کے لیے کیا ہی اچھا ہوتا اگر ان آیات کے نزول کے وقت وہ اللہ سے اپنے عہد میں سچے پائے جاتے ○ پس اے جنگ کا حکم سن کر لرزنے اور کانپنے والو! تم سے اب اس کے سوا کیا اور توقع کی جاسکتی ہے کہ اگر تم ایمان کو چھوڑ کر دوبارہ جاہلیت کی جانب منہ پھیر لو تو پہلے کی مانند پھر سے زمین میں فساد برپا کرنے اور رحم کے رشتوں کو قطع کرنے میں لگ جاؤ!! ○ اے ایمان والو، انھیں پہچان لو یہی منافقین ہیں جن پر اِن کے کرتوتوں کے سبب اللہ کی پھٹکار برسی ہے، پس ان کو حق دیکھنے اور سننے کے لیے اندھا اور بہرا بنا دیا گیا ہے ○ وائے اِن کی کم بختی، کیا یہ قرآن میں غور نہیں کرتے، یا اِن کے دل کسی بھی حق بات کے لیے تالا بند ہیں ○

منافقین کو شیطان نے امیدیں دلائی ہیں، اُن کو ہماری آیات سے چڑ ہے

یہ اُن کمزور ایمان والوں کا تذکرہ ہے جو اپنے نفس اور خالص منافقینِ اوّلین کے چکر میں آکر نفاق کی راہ پر آگے بڑھ گئے تھے۔ اسلام، مسلمانوں اور دینِ اسلام کے خلاف جو سازشیں اور سرگوشیاں ہوتیں اُن میں شریک رہتے۔ منافقین نے مہاجرین کے خلاف قبائلی اور نسلی عصبیت کو اُبھارا اور اُن سے وعدے لیے کہ وہ موقع پڑنے پر اُن کا ساتھ دیں گے۔ یہ بدنصیب ایمان لا کر پھر گئے، اللہ کو غصہ دلایا، اللہ نے اِن کی سابقہ ساری نیکیاں ضائع قرار دے دیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا

بلا شبہ، ہدایت کو واضح پا جانے کے بعد جو لوگ پلٹ گئے، شیطان نے اُن کے لیے اس کام کو معمولی بنا دیا ہے اور اُنھیں بڑی امید دلائی ہے ○ چنانچہ اِنھوں نے اُن سے جن کو ہماری نازل کردہ آیات سے چڑ ہے، یہ کہا کہ بعض معاملات میں ہم تمھاری اطاعت کریں گے۔ اللہ ان کی سرگوشیوں سے خوب واقف ہے ○ اُس وقت کیسی درگت ہو گی، جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے اور ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہوئے انھیں لے جائیں گے! ○ ایسا اس لیے ہو گا کہ انھوں

۳۶	مَآ اَسۡخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوۡا رِضۡوَانَهٗ فَاَحۡبَطَ اَعۡمَالَهُمۡ ﴿۲۸﴾ نے وہ راہ اختیار کی جو اللہ	کو غصہ دلانے والی تھی اور اُس کی رضا کو پسند نہ کیا۔ اِسی بنا پر اُس نے ان کے اعمال ضائع کر دیے ○ ۳۶

بلا شبہ، دل و دماغ کے ہدایت کو واضح پا جانے کے بعد جو لوگ کفر کی جانب پلٹ گئے، یہ امرِ محال ہر گز ممکن نہ تھا اگر شیطان کی بندگی نہ کی جاتی، جس نے سبز باغ دکھا کر اُن کے لیے اس سفیہانہ کام کو معمولی بنا دیا ہے اور انھیں بڑی کامیابیوں کی امید دلائی ہے ○ چنانچہ اِن ایمان کے جھوٹے [بلکہ مرتد] دعوے داروں نے اُن بد بختوں سے جن کو ہماری نازل کردہ آیات سے چڑ ہے، یہ کہنے کی جرأت کی کہ بعض معاملات میں اِس رسولؐ کے مقابلے میں ہم تمھاری اطاعت کریں گے۔ اللہ ان کی سرگوشیوں اور سازشوں سے خوب واقف ہے ○ اے ایمان والو، اِن کے اس روّیے سے نہ گھبراؤ بلکہ اُس وقت کو تصوّر میں لاؤ، کیسی درگت اِن کی ہو گی، جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے اور ان کے مونہوں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہوئے انھیں لے جائیں گے ! ○ اِن ایمان کے دعوے داروں کا ایسا بُرا انجام اس لیے ہو گا کہ انھوں نے وہ راہ اختیار کی جو اللہ کو غصہ دلانے والی تھی اور اِن بد بختوں نے اُس کی رضا کے حصول کو مقصدِ زندگی بنانا پسند نہ کیا۔ اِسی بنا پر اُس نے ان کے نیک اعمال بھی بے وزن و بے قیمت کر کے ضائع کر دیے ○ ۳۶

اوپر گزری ہوئی آیہ میں انسانوں کی موت اور اُس کے بعد کے مراحل کے بارے میں کہا گیا کہ "جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے اور ان کے مونہوں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہوئے انھیں لے جائیں گے"

صاحبِ تفہیم القرآن، اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس بیان پر سُوۡرَةُ مُحَمَّد کے حاشیہ ۳۷ میں لکھتے ہیں کہ :

"یہ آیت بھی ان آیات میں سے ہے جو عذاب برزخ (یعنی عذاب قبر) کی تصریح کرتے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ موت کے وقت ہی کفار و منافقین پر عذاب شروع ہو جاتا ہے، اور یہ عذاب اس سزا سے مختلف چیز ہے جو قیامت میں ان کے مقدمے کا فیصلہ ہونے کے بعد ان کو دی جائے گی۔"

معلوم ہوا کہ عذابِ اس زمینی گڑھے میں نہیں ہوتا بلکہ اس دنیا اور آخرت کے درمیان اللہ کی بنائی ہوئی ایک مخصوص جگہ پر ہوتا ہے، جس میں بندہ مرتے وقت ہی داخل ہو جاتا ہے جب غیب شہود ہو جاتا ہے اور فرشتے نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس مقام کو اللہ تعالیٰ نے برزخ کا نام دیا ہے۔ وَمِنۡ وَّرَآئِهِمۡ بَرۡزَخٌ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ [سُوۡرَةُ الۡمُؤۡمِنُوۡن آیہ ۱۰۰] قبر کا عذاب یہیں برزخ میں ہو رہا ہوتا ہے چاہے لاش کسی جنگل میں جانور کھا رہے ہوں یا مرگھٹ میں جل کر خاک ہو چکی ہو، سمندر کی مچھلیوں کے پیٹ میں ہضم ہو کر اُن کے فضلے اور جسم میں سرائیت کر چکی ہو یا میڈیکل

کالجز کے طلبہ اُس پر تجربے کر رہے ہوں یا کسی گورکن کے کھودے گڑھے میں دفن ہوئی ہو۔

ایمان کی آزمایش لازمی ہے اور اللہ نفاق کا راز فاش کر کے رہے گا

منافقین کھلے دشمنوں سے زیادہ خطرناک تھے۔اِن کی جانب سے سب سے بڑے جس نقصان کا خطرہ تھا وہ یہ کہ وہ کمزور ایمان والوں کے درمیان نفاق پروری کا کام کرتے اور اُن کی دولتِ ایمان کو لوٹتے [صَدُّوا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ]۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبیؐ کو اِن کے نفاق اور سرگرمیوں کی معلومات گاہے بگاہے فراہم کرتا رہا، جس وجہ سے منافقین کبھی ایک حد سے زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکے سوائے معرکوں کے دوران تین مواقعوں پر، جن کا تذکرہ اپنے وقت کے واقعات کے ساتھ مناسب ہوگا۔ آنے والی آیات میں اللہ تعالیٰ مدینے کے مومنین کو تسلی دے رہے ہیں کہ یہ منافقین تمھارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، اللہ اِن کے نفاق کا بھانڈا مومنین کے سامنے پھوڑتا رہے گا اور اللہ کے لیے ضروری نہیں کہ اِن کے ماتھوں پر شناختی مہر چھاپ دے۔ مومنین کو وہ فراست عطا کردے گا کہ وہ اِن کے لہجوں سے شناخت کرلیں گے۔ وہ دن ہے اور ڈیڑھ ہزار برس گزرنے کو آگئے، آج کا دن ہے، منافقین چاہے حکومت کے ایوانوں میں ہوں یا ٹی وی کے مبلغین، اور سیاسی جلسوں میں یا محافل قرآت سجائے ہوں یا اسلام کا نام لے کر کتنی ہی لچھے دار باتیں کریں، اہلِ ایمان اُنھیں اُن کے لہجوں سے پہچانتے ہیں، مگر نہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اور نہ ہی بعد کے صلحا اور اہلِ حق نے کسی پر لیبل لگائے۔ تاہم خود نفاق کے مارے سینٹ لارنس سے بے وقوف بنتے رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک زندہ رہے منافقین اپنی چالیں چلتے رہے لیکن گاہے اللہ اُن کا راز فاش کرتا رہا، ہر آزمایش کے موقع پر صابر مجاہدین اور منافقین اپنے اپنے روّیوں اور باتوں سے کھل کر لوگوں کے سامنے آتے رہے۔

اَمۡ حَسِبَ الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ اَنۡ لَّنۡ يُّخۡرِجَ اللّٰهُ اَضۡغَانَهُمۡ ﴿۲۹﴾ وَ لَوۡ نَشَآءُ لَاَرَيۡنٰكَهُمۡ فَلَعَرَفۡتَهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ ؕ وَلَتَعۡرِفَنَّهُمۡ فِىۡ لَحۡنِ الۡقَوۡلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اَعۡمَالَكُمۡ ﴿۳۰﴾ وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ حَتّٰى نَعۡلَمَ الۡمُجٰهِدِيۡنَ مِنۡكُمۡ وَالصّٰبِرِيۡنَ ۙ وَنَبۡلُوَا۟ اَخۡبَارَكُمۡ ﴿۳۱﴾

جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کا روگ ہے کیا وہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اللہ ان کے کینے کو کبھی فاش نہیں کرے گا؟ ○ اور اگر ہم چاہیں تو تمھیں ان کو دکھادیں اور انھیں تم اُن کے چہروں سے پہچان لو۔ مگر ان کو تم اندازِ گفتگو ہی سے شناخت کرلوگے اور اللہ تمھارے اعمال سے خوب واقف ہے ○ اور ہم ضرور تم لوگوں کو آزمایش میں ڈالیں گے تاکہ دیکھ لیں کہ تم میں مجاہد اور صبر والے کون ہیں اور تمھاری دلی کیفیات جان لی جائیں ○

جن لوگوں کے دلوں کو نفاق کا روگ ہے اور جو محمدؐ سے کینہ رکھتے ہیں کیا وہ، یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ اللہ ان کے دلوں

کے کینے کا راز کبھی فاش نہیں کرے گا؟○ ہم چاہیں تو تمھیں ان منافقین کو تمھارے سر کی آنکھوں سے دکھادیں اور انھیں تم اُن کے چہروں سے پہچان لو۔ مگر ان کی منافقت کو تم آوازوں کے بناوٹی سُر اور لب و لہجے اور اندازِ گفتگو سے ہی شناخت کر لو گے۔ اللہ تمھارے اعمال سے خوب واقف ہے ○ اے اہلِ ایمان ہم تمھارے دعویٰ ایمان کی صداقت کی جانچ کے لیے ضرور تم لوگوں کو مشکل امتحان و آزمایش میں ڈالیں گے تا کہ دیکھ لیں کہ تم میں مجاہد اور صبر والے کون ہیں اور کون منافق اور جھوٹے ہیں، ساتھ ہی تمھاری دلی کیفیات جان لی جائیں ○

اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ

قرآن جا بجا اُن لوگوں کو کافر قرار دیتا ہے جنھوں نے اُس کے دورِ نزول میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کا انکار کیا یا گزرے ہوئے انبیاء کے قصص میں کافر اُن کو کہا گیا ہے جن لوگوں نے اپنے اپنے زمانے میں انبیاء کی دعوت کا انکار کیا۔ تمام انبیاء کے سامنے اور خود نبی ﷺ کے مقابل کفار کا ایک گروہ ایسا بھی رہا ہے، جس نے نہ صرف انکار کیا بلکہ داعیانِ دین کے سامنے ایک مزاحم گروہ بن کر سامنے آیا۔ قرآن اِن کو اہل الملاء کے نام سے بھی یاد کرتا ہے۔ یہ معاشرے کے وہ قدآور لوگ ہوتے ہیں جن کے پیچھے عوام الناس چلتے ہیں۔ یہ دانش ور، شاعر، رہ نما، اہلِ اقتدار و سرمایہ اور صاحبانِ جبہ و دستار اور وہ تمام لوگ ہوتے ہیں جو کسی بھی طور معاشرے کی قدروں کو قوانین کو اور چلن کو اپنی خواہشات اور اپنی عقل کا تابع بنا کر چلتے ہیں۔ جب کبھی بھی اللہ کے دین کو سربلند کرنے کی دعوت اُٹھتی ہے تو اِن مذکورہ لوگوں کو خطرہ ہوتا ہے کہ اِن سے معاشرے کی سربراہی کا اختیار چھن کر دین کے علم برداروں کے ہاتھوں میں چلا جائے گا اور سوسائٹی اِن کے تصورات اور مفادات کے بجائے الہام و وحی کے تابع ہو جائے گی، بنو اسرائیل میں حقیقی دین میں سب سے بڑی رکاوٹ اُن کے علماء تھے۔ نبی ﷺ کے سامنے قرآن اس گروہ کو ایک اور جملے سے پہچانتا ہے "اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ" یعنی جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کے رستے پر رکاوٹ بن کر کھڑے ہو گئے۔ مکی دور کے اختتام کے قریب جب اتمامِ حجت ہو رہا تھا اِن کو سُوۡرَۃُ النَّحۡل میں پکارا گیا: اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ زِدۡنٰھُمۡ عَذَابًا فَوۡقَ الۡعَذَابِ بِمَا کَانُوۡا یُفۡسِدُوۡنَ ﴿۸۸﴾ اِس سورہ [یعنی سُوۡرَۃُ مُحَمَّد / سُوۡرَۃُ قِتَال] میں یہ جملہ [phrase] تین مرتبہ آیا ہے: پہلی، ۳۲ویں اور ۳۴ ویں آیات میں۔ اب تک اس سے سردارانِ قریش اور اُن کے دانش وروں کی جانب اشارہ ہوتا رہا ہے۔ یہ جملہ آئندہ دنوں میں اُن کلمہ گو نام نہاد مسلمانوں کے لیے سُوۡرَۃُ النِّسَآء (آیہ ۱۶۷)، مجادلہ (آیہ ۱۶) اور الۡمُنٰفِقُوۡنَ (آیہ ۲) میں آئے گا جن کو منافق کہا گیا ہے۔ سُوۡرَۃُ مُحَمَّد میں قرآن مسلمانوں کو دین کی راہ میں مزاحم لوگوں سے مقابلے پر اُبھارتا ہے۔ یہ اس سورہ (سُوۡرَۃُ مُحَمَّد) کا ایک اہم موضوع ہے، قرآن کے سات مقامات میں سے تین اسی سورہ میں وارد ہوئے ہیں۔

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَ شَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَ
سَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ
لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَ
هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾

یقیناً جنھوں نے انکار کیا اور اللہ کی راہ پر آگے بڑھنے سے لوگوں کو روکا اور اس کے باوجود کہ ہدایت کا حق ہونا اُن پر واضح ہو چکا تھا رسولؐ کی مخالفت کی، یہ اللہ کو ہر گز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ اللہ ہی جلد اِن کے اعمال کو غارت کر دے گا ○ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے کیے کرائے پر پانی نہ پھیر دینا ○ بے شک کفر کرنے والوں، اللہ کی راہ میں روڑے اٹکانے والوں اور حالتِ کفر پر جان دینے والوں کو تو اللہ ہر گز نہیں بخشے گا ○

یقیناً یہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے منافقین جنھوں نے محمدؐ کے پیش کردہ دین کا انکار کیا اور اللہ کی راہ پر ایثار و قربانی کے ساتھ آگے بڑھنے سے صادق الایمان لوگوں کو روکا اور اس کے باوجود کہ اُس کی پیش کردہ ہدایت کا حق ہونا اُن پر واضح ہو چکا تھا اللہ کے رسولؐ کی مخالفت کی، جان لو کہ یہ اللہ کو ہر گز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ اللہ ہی جلد اِن کے اعمال کو غارت کر دے گا ○ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور منافقین کے چکر میں آکر رسولؐ کی مخالفت و نافرمانی سے اپنے کیے کرائے پر پانی نہ پھیر دینا ○ بے شک کفر کرنے والوں، اللہ کے دین کو غالب کرنے کی جدوجہد کی راہ میں روڑے اٹکانے والوں اور حالتِ کفر پر جان دینے والوں کو تو اللہ ہر گز نہیں بخشے گا ○

دشمنوں کے سامنے صلح کی پیشکش کر کے کمزوری کا اظہار نہ کرو

فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَ اَنْتُمُ
الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَ اللّٰهُ مَعَكُمْ وَ لَنْ يَّتِرَكُمْ
اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ
لَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ
وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾

تم کمزوری نہ دکھانا کہ صلح کی درخواستیں پیش کرنے لگو۔ تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تمھارے ساتھ ہے، اور وہ تمھاری جدوجہد کو وہ ہر گز رائیگاں نہ جانے دے گا ○ بے شک یہ دنیا کی زندگانی تو محض ایک کھیل اور تماشا ہے۔ اور اگر تم ایمان رکھو اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تمھارے اعمال کا بھرپور اجر تمھیں دے گا اور وہ تمھارے مال کا تم سے سوال نہ کرے گا ○

اے ایمان والو، یہود و مشرکین کے سامنے تم ہرگز کمزوری نہ دکھانا کہ صلح کی درخواستیں پیش کرنے لگو۔ اللہ نے فیصلہ کرلیا ہے کہ تم ہی غالب رہوگے۔ اللہ تمھارے ساتھ ہے، تمھاری اب تک کی جدوجہد کو وہ ہرگز رائگاں نہ جانے دے گا۔ یہ دنیا کی زندگانی تو محض ایک کھیل اور تماشا ہے۔۔ اگر تم ایمان رکھو اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تمھارے اعمال کا بھرپور اجر تمھیں دے گا اور وہ تمھارے مال کا تم سے سوال نہ کرے گا۔

مسلمانوں کو بخل اور بزدلی سے بچنے کی ہدایت

بزدلی اور بخل جہاد کی روح کے خلاف ہیں۔ مسلمانوں کو بخل سے بچنے کی دعوت کے ساتھ دھمکی دی جارہی ہے کہ اگر تم بزدلی، بخل دکھاؤ گے تو اللہ تمھاری جگہ اپنے رسول کی معاونت کے لیے دوسرے گروہ کو لے آئے گا۔

اِنۡ یَّسۡـَٔلۡكُمُوۡهَا فَيُحۡفِكُمۡ تَبۡخَلُوۡا وَ
يُخۡرِجۡ اَضۡغَانَكُمۡ ﴿۳۷﴾ هٰۤاَنۡتُمۡ
هٰۤؤُلَآءِ تُدۡعَوۡنَ لِتُنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِيۡلِ
اللّٰهِ ۚ فَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يَّبۡخَلُ ۚ وَ مَنۡ
يَّبۡخَلۡ فَاِنَّمَا يَبۡخَلُ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ وَ
اللّٰهُ الۡغَنِىُّ وَ اَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ ۚ وَ اِنۡ
تَتَوَلَّوۡا يَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ ۙ ثُمَّ
لَا يَكُوۡنُوۡۤا اَمۡثَالَكُمۡ ﴿۳۸﴾ ۴۶

اگر کہیں وہ تم سے تمھارا مال مانگتا اور سب کا سب تم سے طلب کرلیتا تو تم بخیلی دکھاجاتے، یوں وہ تمھارے کھوٹ کا راز فاش کردے گا ○ دیکھو، تم تو وہ لوگ ہو کہ تمھیں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی دعوت دی جارہی ہے تو تم میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو تنگ دلی دکھارہے ہیں، حالانکہ جو مال خرچ کرنے سے کترارہا ہے وہ درحقیقت اپنے آپ ہی سے بخل کررہا ہے۔ اللہ کو تو کوئی ضرورت نہیں ہے، تم محتاج ہو اور اگر تم پیٹھ دکھاؤ گے تو اللہ تمھاری جگہ کسی اور گروہ کو لے آئے گا، پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ○ ۴۶

اگر کہیں وہ تم سے تمھارا مال مانگتا اور سب کا سب تم سے طلب کرلیتا تو تم بخیلی دکھاجاتے، یوں وہ تمھارے دلوں کے کھوٹ اور دنیا کی محبت کا راز فاش کردے گا ○ دیکھو، تم تو وہ حاملِ سعادت ہو کہ تمھیں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی دعوت دی جارہی ہے۔ باوجود اِس سعادت کا موقع ملنے پر تم میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو تنگ دلی دکھارہے ہیں، حالانکہ جہاد کے موقع پر جو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کترارہا ہے وہ درحقیقت اپنے آپ ہی سے بُخل کررہا ہے۔ اللہ کو تو تمھارے مال اور ایثار کی کوئی ضرورت نہیں ہے، تم ہی اس کے محتاج ہو۔ اگر تم اُس کے دین کو سربلند کرنے سے پیٹھ دکھاؤ گے تو اللہ تمھاری جگہ کسی اور گروہ کو لے آئے گا، پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ○ ۴۶

☆☆☆☆☆